بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وہابی منہ دکھا سکتے ہیں کیسے آج دنیا کو
میرے شیر رضا نے ناک ان کی کاٹ ڈالی ہے

روداد

مناظرۂ ملتان، پاکستان

ترتیب
ہمدرد سنیت ناشر مسلک رضویت عالی جناب قاضی علی محمد صاحب تبلیغی
ناظم: انجمن حزب الاحناف ملتان شریف، پاکستان
ترتیب جدید
وارث علوم شیر بیشۂ اہل سنت ابوالفضل محمد شایان رضا زیدی مدظلہ النورانی
خادم: آستانہ عالیہ حشمتیہ حشمت نگر پیلی بھیت شریف

ناشر
حشمتی اکیڈمی

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

نام کتاب	مناظرۂ ملتان، پاکستان
ترتیب	ہمدرد سنیت ناشر مسلک رضویت عالی جناب قاضی علی محمد صاحب تبلیغی
ترتیب جدید	وارث علوم شیر بیشۂ اہل سنت ابوالفضل محمد شایان رضا زیدی مدظلہ النورانی
تصحیح جدید	خلیفۂ حضور شیر بیشۂ اہل سنت قاری محبوب علی خاں مدظلہ النورانی
کتابت	ابوالفضل محمد شایان رضا زیدی، حافظ سعید رضا خاں
صفحات	۴۸
اشاعت بار اول	از ملتان، پاکستان ۱۳۵۳ھ
اشاعت دوم	از آستانہ عالیہ حشمتیہ حشمت نگر پیلی بھیت شریف ۱۴۰۵ھ
اشاعت سوم	بموقع عرس قاسمی مارہرہ شریف.................۱۴۳۳ھ
تعداد اشاعت	۱۱۰۰ر گیارہ سو
ناشر	حشمتی اکیڈمی آستانہ عالیہ حشمتیہ حشمت نگر پیلی بھیت شریف یوپی
رابطہ نمبر	09616977067۔08756503700۔09997003192

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجاہدۂ شیر بیشۂ اہل سنت..................دوسری جلد

فہرست مضامین

مناظرۂ ملتان

وہابی منہ دکھا سکتے ہیں کیسے آج دنیا کو
میرے شیر رضاؔ نے ناک ان کی کاٹ ڈالی ہے

روداد مناظرۂ ملتان (پاکستان) ترتیب شدہ ہمدرد سنیت ناشر مسلک رضویت جناب قاضی علی محمد صاحب تبلیغی ناظم انجمن حزب الاحناف ملتان پاکستان جو ربیع النور شریف ۱۳۵۳ھ مطابق جون ۱۹۳۴ء کو ملتان شریف میں اہل سنت و وہابیہ کے درمیان ہوا۔ جس میں اہل سنت کی جانب سے شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت مناظر اعظم علامہ مولانا ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی ثم پیلی بھیتی رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ مناظر تھے۔ اور وہابیوں کی طرف سے ابوالوفا شاہ جہاں پوری تھے۔ لیکن بفضلہٖ تعالیٰ اہل سنت کو فتح پر فتح اور وہابیہ کو شکست پر شکست ہوئی دیوبندیت کا قلع قمع ہی کر دیا۔ پوری تفصیل درج ذیل ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

ابوالفضل زیدیؔ حشمتی

تفصیل بالا جمال مناظرۂ ملتان، پاکستان

مناظرۂ اہل سنت	:	حضور شیر بیشۂ اہل سنت ابوالفتح عبیدالرضا رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ
مناظرۂ اہل دیابنہ	:	مولوی ابوالوفا شاہ جہاں پوری علیہ ماعلیہ
موضوع مناظرۂ ہذا	:	کفریات دیوبند
مقام مناظرۂ ہذا	:	باغ لانگے خاں، ملتان، پاکستان
تاریخ مناظرۂ ہذا	:	۷؍ربیع الاول شریف ۱۳۵۳ھ
سنی صدر اجلاس ہذا	:	جناب قاضی فیض رسول صاحب اویسی خطیب جامع مسجد
وہابی صدر اجلاس ہذا	:	مولوی عطاء اللہ بخاری
فتح مناظرۂ ہذا	:	اہل سنت و جماعت، ملتان، پاکستان

ابوالفضل زیدی حشمتی غفرلہ ربہ القوی

آفتاب شریعت وطریقت کوکب خاندان برکات آبروے خطبا مخدوم
المخادیم حضرت مولانا مفتی حافظ قاری شاہ **سید آل مصطفیٰ** صاحب
قبلہ قدس سرہٗ العزیز
سجادہ نشین خانقاہ قادریہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ
وصدر آل انڈیا سنّی جمیعۃ العلما ممبئ
کا

حقیقت افروز منظوم قلبی تاثر

خدا را ولی بو د حشمت علی	نبی را رضی بو د حشمت علی
ز فیضان بوبکر صدوق اکبر	نقی وصفی بو د حشمت علی
زفاروق وعثمان ضیائے گرفت	بد ینِ علی بو د حشمت علی
زنو رِقد وم شہ غوث اعظم	بہی وسَنی بو د حشمت علی
زفیض رضا وز برکات قاسم	رفیع و ذکی بو د حشمت علی
بوصفش چو پرسید سید ز ہاتف	بگفتا تقی بو د حشمت علی

جل جلاله وصلى المولىٰ تعالىٰ عليه وعلىٰ اٰله وصحبه وعليهم اجمعين

مناظرۂ ملتان، پاکستان

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

مولوی عطاءاللہ بخاری کانگرسی کا مناظرہ سے انکار

مولوی ابوالوفا شاہ جہاں پوری کی بے کسی، ابوالقاسم شاہ جہاں پوری کی بے بسی اور حضرت شیر بیشۂ اہل سنت مناظرِ اعظم فخرِ ملتِ اسلامیہ ومولانا ابو الاسد بریلوی کے مقابلہ میں تمام دیوبندی کَاَنَّھُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَۃٌ

ملتان (پاکستان) میں ایک مدت دراز سے کانگرسی مولوی عطاء اللہ بخاری تبلیغ وہابیت کررہے تھے اور دیوبندی، وہابیوں کے عقائد کفریہ مسلمانوں میں پھیلا رہے تھے۔ آپ کی بدزبانی اور برہنہ گوئی جس میں آپ مشاق ہیں۔ حضرات اولیاے کرام وصوفیاے عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم وبزرگان دین کی بے ادبی، گستاخی میں صرف ہوتی رہی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی غلطیاں گنائیں۔ اور کبھی پاک پٹن شریف اور حاجی پور شریف کے جنتی دروازہ کو جہنمی دروازہ کہا۔ اور اپنے پیر حضرت مقتداے جہاں غوث زماں پیر مہر علی شاہ صاحب کو بھی غلطی پر ٹھہرایا۔ وہابیہ دیوبندیہ گستاخان بارگاہ رسالت کی تعریف وتوصیف کے خطبے پڑھے۔ کبھی حضرات علماے اہل سنت کو گالیاں دیں۔ غرض مسلمانان ملتان میں ایک ہیجان برپا ہوگیا تھا۔ اراکین انجمن حزب الاحناف ملتان نے مسلمانوں کو رشدوہدایت کا درس دینے اور مذہبی ڈاکوؤں سے ان کے ایمانوں کی حفاظت کرنے کے لیے بتاریخ ۲؍۳؍۴؍ ربیع الاول شریف ۱۳۵۳ھ ایک عظیم الشان جلسہ بمقام باغ لانگے خاں منعقد کیا اور ہندوستان اور پنجاب کے اکابر علماے کرام

ومشاہیر صوفیاے کرام کو دعوت دی اور مندرجہ ذیل حضرات تشریف فرما ہوئے:

(۱) حضرت علامہ ابوالمحامد مولانا سید محمد شاہ صاحب محدث اعظم کچھوچھہ شریف۔

(۲) استاذ العلما مولانا نعیم الدین صاحب صدر آل انڈیا سنی کانفرنس مرادآباد۔

(۳) صدر الشریعہ مولانا امجد علی صدر المدرسین دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف۔

(۴) شیر بیشہ سنت مظہر اعلیٰ حضرت مولانا ابوالفتح حشمت علی صاحب رضوی لکھنوی۔

(۵) مجمع البحرین حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب سیالکوٹ۔

(۶) حضرت عارف کامل مولانا شاہ فیض محمد صاحب۔

(۷) حضرت مولانا فضل حق صاحب ڈیرہ غازی خاں۔

(۸) مولانا ابوالاسد محمد عبدالحفیظ صاحب صدر المدرسین تبلیغ الاحناف امرتسر۔

(۹) حضرت علامہ زماں مولانا نواب الدین صاحب امرتسر۔

(۱۰) محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد صاحب بریلی شریف۔

(علیہم الرحمۃ والرضوان)

حضرت قبلہ قدوۃ السالکین حاجی حافظ صوفی پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری دامت برکاتہم بوجہ علالت تشریف نہ لاسکے۔ نیز حضرت مولانا ابوالبرکات سید محمد صاحب ناظم حزب الاحناف لاہور بھی بتقریب شادی دہلی تشریف لے جانے کے باعث تشریف نہ لاسکے۔

حضرات علماے کرام نے اپنے کلمات طیبات سے مسلمانوں کے ایمانوں کو تازہ کیا۔ اہل باطل نے جو کفر اور بدمذہبی کی گھٹائیں افق اسلام پر قائم کر رکھی تھیں ان

کے پرخچے اڑ گئے۔حضور سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم واہل بیت عظام واصحاب کرام واولیاے ذیشان کے صحیح شان وآدب محبت سے آگاہ کرتے ہوئے مسلمانوں کے دلوں میں اصلی روحانیت پیدا کر دی۔

حاضرین جلسہ کے بے حد اسرار پر جلسہ کے لیے ایک دن اور اضافہ کیا گیا۔چار دن نہایت شان وشوکت سے جلسہ بخیر وخوبی ہوتا رہا۔

ہندوستان و پنجاب کے اکابرین ومشاہیر عظام کی ملتان میں تشریف آوری اور عین گرمی کی جوانی میں اس قسم کے عدیم النظیر اجتماع پر بہ ہمہ قسم حسن انتظام یہ ناممکن امر معلوم ہوتا تھا،لیکن حضرت قبلہ عالمیاں مخدوم المخادیم حاجی سید محمد صدر الدین شاہ صاحب حسنی حسینی جیلانی سجادہ نشین دربار حضرت پیر پیراں صاحب ملتان اور ان کے شہزادگان اطال اللہ عمر ہم وقدر ہم کی بہ ہمہ قسم عمیم توجہ سے ایسا ممکن ہوا کہ حاضرین حیران تھے اور جلسہ نہایت کامیاب رہا۔حاضرین کی کثرت سے پنڈال کھچا کھچ بھرا ہوتا تھا۔تمام ممبران انجمن حزب الاحناف ملتان نے پوری دلچسپی وتندہی سے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی لیکن جلسہ کی کامیابی کا تمام تر سہرا حضرات ذیل کے سر پر ہے:

(۱) قاضی حافظ فیض رسول صاحب نائب صدر انجمن حذب الاحناف۔

(۲) مولوی غلام جہانیاں صاحب معینی قریشی جنرل سکریٹری۔

(۳) مولوی محمد امین صاحب جرنلسٹ فنانشل سکریٹری۔

(۴) مولوی مطیع اللہ صاحب محاسب۔

(۵) مولوی محبوب احمد صاحب سکریٹری پراپیگنڈہ۔

(۶) مولوی غلام محمد صاحب آفس سکریٹری۔

(۷) سیٹھ حاجی جمعہ صاحب۔

(۸) حاجی حسن بخش صاحب۔

(۹) میاں طالب دین صاحب۔

(۱۰) مولوی کریم داد صاحب۔

(۱۱) حاجی چراغ دین صاحب۔

(۱۲) حاجی سراج دین صاحب۔

(۱۳) مولوی محمد رمضان صاحب۔

(۱۴) مستری محمد حسین صاحب۔

(۱۵) مولوی قاضی علی محمد صاحب۔

(۱۶) چودھری اللہ وسایا صاحب۔

(۱۷) میاں الٰہی بخش صاحب۔

(۱۸) شیخ الہ وسایا صاحب۔

(۱۹) خلیفہ بہاء الدین صاحب۔

اور بہت سے طلباے کرام مدرسہ سبحانیہ اور گلزار فریدیہ نے جس تندہی سے جلسہ کے کاروبار میں بحیثیت رضا کاران امداد کی،ان کے حق میں دعا کی جاتی ہے کہ خداوندانھیں علم باعمل نصیب فرمائے۔

دو دن تک ملتان کے وہابیہ دیوبندیہ خاموش محض رہے۔ اور تیسرے دن شام کو جب انھوں نے یہ سمجھ لیا کہ جلسہ ختم ہو چکا اور علماے اہل سنت اب تشریف لے جانے والے ہیں تو ایک تحریر بھیجی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ آپ لوگ ہمیں تحریری دعوت مناظرہ دیں۔ اس کا جواب فوراً دے دیا گیا۔ اور پے در پے جانبین سے پانچ پانچ تحریریں بھیجی گئیں۔ بالآخر بمقام باغ لانگے خاں بتاریخ ۷/ ربیع الاول شریف ۱۳۵۳ھ وہابیہ دیوبندیہ کے اقوال کفریہ پر مناظرہ مقرر ہو گیا۔

جلسہ تقریباً دس ہزار آدمیوں پر مشتمل تھا۔ پولس کا با قاعدہ انتظام تھا۔ اہل سنت کی طرف سے صدارت کے لیے جناب قاضی فیض رسول صاحب اویسی خطیب جامع مسجد منتخب ہوئے۔ وہابیوں نے اپنا صدر مولوی عطاء اللہ بخاری کو بنایا۔ جس پر مولوی قاضی فیض رسول صاحب صدر اہل سنت نے اعتراض کیا کہ تم نے بارگاہ رسالت میں گستاخیاں کی ہیں۔ اولیاے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو گالیاں دی ہیں۔ اس لیے آپ شرعاً مجرم ہیں اور آپ کو بحیثیت مناظر اپنی صفائی کے لیے خود پیش ہونا چاہیے۔ لہٰذا آپ صدارت کے قابل نہیں۔ اس پر مولوی عطاء اللہ بہت بگڑے اور اچھل کود کر کہنے لگے کہ آپ نے میری توہین کی ہے یہ الفاظ واپس لیں تب مناظرہ ہوگا ورنہ نہیں ہوگا۔ قاضی فیض رسول صاحب صدر اہل سنت نے جواب دیا کہ اگر ہم ان الفاظ کو واپس لیں تو مناظرہ کس بات پر ہوگا؟ ہم تو کہتے ہی ہیں کہ آپ نے اور آپ کے اکابر دیوبندیہ نے بارگاہ الوہیت اور سرکار رسالت میں گستاخیاں کی ہیں۔ جن کی بنا پر آپ لوگ کافر و مرتد ہیں۔ اگر ہم ان الفاظ کو واپس لے لیں تو مناظرہ ختم ہو گیا۔

اس کے معنی یہ ہوں گے کہ معاذ اللہ یعنی گستاخان بارگاہ رسالت کو مسلمان مان لیا۔ مولوی عطاء اللہ اس کا جواب کچھ نہ دے سکے، مگر مرغی کی وہی ایک ٹانگ رہی کہ ان الفاظ کو واپس لو۔ بالآخر خان بہادر چودھری نادر خاں صاحب مجسٹریٹ درجہ اول نے تشریف لا کر فیصلہ فرمایا کہ ان الفاظ کو واپس لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور مولوی عطاء اللہ کو مناظرہ کرنا چاہیے۔ بخاری صاحب کو مناظرہ کا نام سن کر بخار آ گیا اور کہنے لگے میں تو ہرگز مناظرہ نہیں کروں گا۔ میری جماعت جس مناظر کو چاہے اپنی طرف سے پیش کرے۔ جس پر مولانا ابوالاسد مولوی عبد الحفیظ صاحب بریلوی نے با اجازت صدر اہل سنت قاضی فیض رسول صاحب فرمایا کہ ملتان میں آپ نے وہابیت کا بیج بویا ہے۔ آپ نے مسلمانوں کو مغالطہ میں ڈالا اور ان کے ایمانوں پر حملے کیے عقائد دیوبندیہ کی تبلیغ کی تو آپ کو ہی مناظرہ کرنا چاہیے۔ آپ تو شیر پنجاب کہلاتے ہیں۔ میدان مناظرہ میں آنے سے کیوں ڈرتے ہیں؟ شیر کہلا کر لومڑی کیوں بنتے ہیں؟ اگر آپ میں طاقت مناظرہ نہیں تو آپ ایک تحریر لکھ دیجیے کہ مجھ میں مناظرہ کی طاقت نہیں۔ اور اس کے بعد آئندہ پھر کسی جگہ وہابیت کی تبلیغ ہرگز نہ کریں۔ اس کے کیا معنی ہیں کہ مسلمانوں کو گمراہ تو آپ کریں جب مسلمان آپ سے آپ کے دعویٰ باطلہ پر دلائل کا مطالبہ کریں تو آپ دوسروں کے کندھوں پر بندوق رکھ کر چھوڑنا چاہیں۔ اپنا جوا دوسرے کی گردن پر رکھ دیں؟ اس کا جواب مولوی عطاء اللہ کچھ نہ دے سکے اور ان کی جہالت اور نا قابلیت سارے مجمع پر روشن ہو گئی۔ ساری پبلک اس پر نفرین اور ملامت کر رہی تھی اور تمام مجمع اس سے مطالبہ کر رہا تھا کہ مولوی عطاء اللہ تم خود مناظرہ کرو۔ ہم

کسی دوسرے کونہیں جانتے ۔تم نے ہمارے ایمان بگاڑنے کی کوشش کی ہےاور علماے اہل سنت کوچیلنج دیئے ہیں اس وقت مناظرہ سے گریز کیوں ہے؟ جن شیران حق کو مقابلہ کے لیے بلایا تھااب وہ تشریف لائے ہیں ان کے سامنے سے کیوں بھاگتے ہو؟ مولوی عطاء اللہ ایک مجسمہ بے جان بنے کھڑے تھے۔ اپنی شوخی، طرّاری بھول گئے تھے۔اور بےکسی کے عالم میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھ رہے تھے۔مولانا ابوالاسد کی شیرانہ گرج نے ان کے کلیجہ میں دہشت (دہل) ڈال دی تھی۔اس کا اچھلنا ،کودنا، نقال سے بڑھ کر نقلیں کرنا سب کچھ انھیں فراموش ہو چکا تھا۔قریب ڈھائی گھنٹہ تک مولانا ابوالاسد صاحب کا مولانا عطاء اللہ پر یہی مطالبہ رہا۔مگر مولوی عطاء اللہ مناظرہ کے لیے تیار نہ ہوسکے۔اور سارے مجمع نے ان کی جہالت، کمزوری اور بےکسی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ بالآخر یہ کہہ کر بھاگنا چاہا کہ مجھے دیوبندیوں سے کوئی تعلق نہیں۔انھوں نے کفریات بکے ہیں توان سے مناظرہ کرو۔اس پر سارے مجمع نے ان کے منہ میں پتھر دے دیا کہ تم نے ہم سب کے سامنے دیوبندی مولویوں کوعلماے ربانیین کہا،ان کی مدح سرائی کی،ان کے عقائد کفریہ کو ہمارے سامنے عقائد حقہ بتا کر پیش کیا۔ پھراب دیوبندیوں سے اپنی بےتعلقی بتانا تمھارا فرار ہے۔بالآخر خان بہادر جناب چودھری نادر خاں صاحب مجسٹریٹ درجہ اول تشریف لائے اور صدر مولوی قاضی فیض رسول صاحب سے فرمایا کہ اگر مولوی عطاء اللہ مناظرہ نہیں کرسکتے تو انھیں چھوڑ دیجیے پبلک نے فیصلہ کرلیا اب جس مناظر کو وہ اپنی طرف سے پیش کریں اسی کے ساتھ مناظرہ کرلیجیے قاضی فیض رسول صاحب صدر اہل سنت نے اس بات کو فراخ دلی سے منظور

کردیا اور حضرت مولانا ابوالاسد مولوی عبدالحفیظ صاحب نے اعلان فرمایا کہ ہماری طرف سے مناظرہ شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت علامہ ابوالفتح حافظ قاری محمد حشمت علی صاحب لکھنوی کریں گے عطاء اللہ صاحب نے مولوی ابوالوفا شاہ جہاں پوری کو پیش کیا بارہ بجے کے بعد دونوں مناظروں کی باہم گفتگو شروع ہوئی مگر پھر بھی مولوی ابوالوفا دیوبندی شاہ جہاں پوری نے بڑی کوشش کی کہ کسی طرح فضولیات پر گفتگو ہوتی رہے اور اسی طرح وقت ضائع ہوجائے اور عقائد کفریہ دیوبندیہ پر مناظرہ نہ ہونے پائے۔

پہلے اس پر گفتگو چھیڑی کہ ہم مدعی ہوں گے اور ہماری پہلی تقریر ہوگی ۔شیر بیشۂ اہل سنت نے فرمایا کہ مناظرہ رشیدیہ کے صفحہ ۱۴؍ پر لکھا ہے کہ:

''المدعی من نصب نفسهٗ لاثبات الحکم بالدلیل او التنبیه"

''یعنی مدعی وہ ہے جو اپنے نفس کو حکم کے ثابت کرنے کے لئے قائم کرے دلیل سے یا تنبیہ سے'' تو ہمارا دعویٰ ہے کہ:

(۱) رشید احمد گنگوہی نے اللہ جل شانہٗ کو جھوٹا کہا ہے۔

(۲) قاسم نانوتوی نے ختم نبوت کا انکار کیا۔

(۳) اور خلیل احمد انبیٹھوی نے شیطان کے علم کو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زائد بتایا۔

(۴) اشرفعلی تھانوی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو بچوں، پاگلوں، جانوروں، چوپایوں کے علم کے مثل بتایا ہے۔

لہٰذا یہ چاروں پیشوایان دیوبندیہ کافر، مرتد، بے ایمان ہیں آج ہم اس دعویٰ

پر دلائل قاطعہ پیش کریں گے اور آفتاب سے زیادہ روشن ''براہین قاطعہ'' کے انبار لگا دیں گے۔ آپ کو ہمارے اس دعویٰ پر کوئی اعتراض ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہے تو لکھ دیجیے ہمارا آپ کا اتفاق ہو گیا۔ اور اگر اعتراض ہے تو آپ سائل ہوئے پھر مدعی کیوں بنتے ہیں۔

ابوالوفا اس کا کوئی جواب نہ دے سکا اور بالآخر تسلیم کر لیا کہ آپ ہی مدعی ہیں اور پہلی تقریر آپ ہی کا حق ہے۔

شیر بیشۂ اہل سنت نے فرمایا کہ مولوی صاحب آپ کو اتنے مجمع میں مولوی کہلا کر جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آتی یہ ''مناظرہ رشیدیہ'' میرے ہاتھ میں ہے اس کا صفحہ ۳۳ر دیکھیے اس میں لکھتے ہیں کہ:

۴۲۷

'' ثمر للبحث ثلثه اجزاء، مباد،هي تعيين المدعى واوساط هى الدلائل ومقاطع وهى المقدمات التى ينتهى البحث اليها من الضروريات او الظنيات المسلمة عند الخصم .''

یعنی بحث کے تین جز ہیں۔ مبادی اور وہ مدعی کی تعیین اور اوساط یعنی دلائل ہیں اور مقاطع ہیں یعنی وہ مقدمات جن پر بحث ختم ہو جاتی ہے یعنی مقدمہ بدیہیہ اور یا ظنیہ مسلمہ عند الخصم۔ اس عبارت کا صاف یہ مطلب ہوا کہ مقدمات ظنیہ عند الخصم اگر سائل پیش کر دے تو اس کی بھی تقریر آخری ہوگی اور اگر اس قسم کے مقدمات مدعی پیش کر دے تو اس کی تقریر آخری ہوگی۔

ابوالوفا نے ''مناظرہ رشیدیہ'' کے صفحہ ۳۶ر کھول کر عبارت پڑھی۔ اور اس کا

مطلب اپنی طرف سے یہ گڑھ کر بتایا کہ سائل کی تقریر آخری ہونی چاہیے۔

شیر بیشۂ اہل سنت نے چیلنج دیا کہ میں آپ کی مان لینے کے لیے تیار ہوں آپ ایک پرچہ پر رشیدیہ کی عبارت لکھیں اور اس کے نیچے اس کا ترجمہ لکھیں اور یہ لکھیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ سائل کی تقریر آخری ہونی چاہیے اور اس پر دستخط کر کے ہمیں دیدیجیے۔ مولوی عطاء اللہ بولے کہ لکھوانے کی کیا ضرورت ہے؟۔

شیر بیشۂ اہل سنت نے فرمایا کہ میں اس تحریر کو روداد میں اخبارات میں اشتہارات میں شائع کر کے دنیا کو دکھا دوں گا کہ دیوبند کے فاضل ایسے اجہل ہوتے ہیں جن کو ''رشیدیہ'' کے عبارت کے ترجمہ کی بھی تمیز نہیں ہے شیر بیشۂ اہل سنت کا بار بار مطالبہ ہو رہا تھا۔ اور ابوالوفا کو لکھنے کی ہمت نہ ہوتی تھی۔

۴۲۸

آخر مولوی عطاء اللہ بولے کہ یہ وقت بے کار ضائع ہو رہا ہے اس بحث کو چھوڑیے اور مناظرہ شروع کریے۔

شیر بیشۂ اہل سنت نے صدر کو فرمایا کہ آپ ہاتھ میں کتاب لیجیے اور بتائیے وہ کون سا جملہ ہے کہ جس کا مطلب یہ ہے کہ سائل کی تقریر آخری ہوگی آپ کم از کم اس جملہ پر خط کھینچ دیجیے ورنہ آپ اس کا مطلب بتا دیجیے اگر مناظرہ چاہتے ہیں تو اپنے مناظر کو ایسی جاہلانہ تقریر سے روکیے مجبور ہو کر ابوالوفا نے تسلیم کیا کہ بے شک رشیدیہ میں یہ ہرگز نہیں لکھا ہے کہ سائل کی تقریر آخری ہوگی۔ اب مناظرہ شروع کیجیے۔

شیر بیشۂ اہل سنت

(بعد خطبہ مسنونہ) **مسلمانو!** آج بہت مبارک دن ہے کہ آج وہابیہ، دیوبندیہ کے مولویوں کی موجودگی میں تمہارے سامنے ان کے عقائد کفریہ پیش کیے جاتے ہیں۔ اور آپ ٹھنڈے دل سے فیصلہ کیجیے کہ یہ لمبی داڑھی والے نماز پڑھنے والے روزہ رکھنے والے اپنے آپ کو مولوی کہلانے والے کافر مرتد ہیں یا نہیں؟ سنیے! مولوی اشرفعلی تھانوی اپنی کتاب ''حفظ الایمان'' صفحہ ۸/ پر لکھتے ہیں کہ:

''آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ ہے کہ اس علم سے مراد بعض غیب ہے یا کل؟ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے؟ ایسا علم غیب تو زید عمر بلکہ ہر صبی و مجنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔''

اس عبارت میں تھانوی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو بچوں، پاگلوں، جانوروں، کے علم غیب سے تشبیہ دی۔ اور بارگاہ رسالت میں منہ بھر کر گالی دیں۔ یہ کھلا ہوا کفر وارتداد ہے۔

مولوی رشید احمد گنگوہی، ومولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے ''براہین قاطعہ'' صفحہ ۵۱/ پر لکھا:

''الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض

قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے؟۔''

اس عبارت میں گنگوہی وانبیٹھوی نے شیطان وملک الموت کے علم کے وسیع اور زائد ہونے کو قرآن وحدیث سے ثابت بتا کر کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم مبارک کے زائد ماننے کو مشرک بتایا۔ یہ سرکار رسالت میں کھلی گالی ہے اور گنگوہی و انبیٹھوی دونوں کافر ومرتد ہیں۔

ابوالوفا شاہ جہاں پوری

حفظ الایمان کی جوعبارت پڑھی ہے اس میں آپ نے مسلمانوں کومغالطہ دیا ہے اس میں توہین اس وقت ہوتی جب کہ اس میں لفظ جیسا ہوتا اور چوں کہ اس میں لفظ جیسا نہیں ہے، اس لیے اس میں توہین نہیں ہے۔ آپ کے مولانا احمد رضا خاں صاحب نے توہین کی ہے۔ اور ملفوظ میں لکھتے ہیں کہ:

''جب مولانا برکات احمد صاحب کو دفن کرنے کے لیے قبر میں اترا تو بلا مبالغہ وہی خوشبو پائی جو پہلی مرتبہ حاضری میں روضہ انور کے قریب محسوس ہوئی تھی۔''

دیکھئے! انھوں نے اپنے پسر بھائی کی قبر کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے برابر بتا دیا۔ اور اسی میں لکھتے ہیں کہ:

''مولوی امیر احمد نے جو خواب دیکھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار تشریف لے جا رہے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں؟ فرمایا کہ برکات احمد کے جنازہ کی نماز پڑھنے۔''

اس کے بعد لکھتے ہیں: ''الحمد للہ یہ جنازہ مبارک میں نے پڑھایا۔'' اس میں وہ خود امام بنے اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا مقتدی بنایا۔ وصایا شریف میں لکھتے ہیں کہ:

''حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑ اور میرا دین

ومذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔''

دیکھئے! شریعت کا اتباع تو حتی الامکان بتایا۔ اور گڑھے ہوئے اپنے دین ومذہب پر قائم رہنے کو ہر فرض سے بڑھ کر اہم فرض بتلایا۔ یہ اسلام کی کھلی ہوئی توہین ہے۔ براہین قاطعہ کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ شیطان کو شیطانی علوم زیادہ ہیں اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رحمانی علوم زیادہ ہیں۔

شیر بیشۂ اہل سنت

افسوس اشرفعلی کی محبت نے آپ کو اندھا کر دیا ہے۔آپ کو اس کی عبارت توہین نہیں دکھائی دیتی۔آپ کہتے ہیں کہ اس میں ''جیسا'' کا لفظ نہیں ہے اس لیے اس میں توہین نہیں۔ سنیے! میں چند عبارتیں آپ کے مولویوں کے لیے بولتا ہوں ان میں ''جیسا'' کا لفظ نہ ہوگا۔ بتائیے ان عبارتوں میں آپ کے مولویوں کی توہین ہے یا نہیں؟

(۱) مولوی اشرفعلی کے چہرے کی کیا تخصیص ہے ایسا چہرا تو سور کا بھی ہے۔

(۲) مولوی رشید احمد کے کان کی کیا تخصیص ہے ایسا کان تو گدھے کا بھی ہے۔

(۳) مولوی ابوالوفا کے دانت کی کیا تخصیص ہے ایسا دانت تو کتے کا بھی ہے۔

دیکھئے! ان عبارتوں میں ''جیسا'' کا لفظ نہیں۔ یہ عبارتیں آپ لوگوں کی توہین ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں تو مولوی اشرفعلی کی عبارت بارگاہ رسالت میں توہین کیوں نہیں؟ اگر یہ الفاظ آپ لوگوں کی توہین نہیں تو یہ الفاظ اپنے مولویوں کی شان میں لکھ کر ہمیں دیجیے ہم شائع کریں گے کہ مولوی ابولوفا صاحب نے اپنے مولویوں کی یہ تعریفیں کی ہیں۔

آپ نے مسلمانوں کو دھوکے میں ڈالنے کے لیے اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ عنہٗ کو معاذ اللہ الزام کفر دیا۔ ہمارے نزدیک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حیات حقیقی کے ساتھ زندہ ہیں جب اپنے کسی نام لیوا کی قبر کو منور فرمانے کے لیے تشریف فرما ہوں گے تو اس وقت وہی خوشبو تو محسوس ہوگی جس سے روضۂ اقدس مہک رہا ہے۔ یوں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر جگہ حاضر وناظر بنایا ہے۔ اور حضور ہر جگہ جلوہ فرما ہیں لیکن اپنے نام لیوا کی قبر میں جلوۂ خاص فرماتے ہیں تو اس وقت حضور کی

اس خوشبو پاک کا محسوس ہونا کیا تعجب ہے جس سے گلی کوچے مہک جاتے تھے۔ اس کو کفر بتانا اس پر مبنی ہے کہ آپ کا امام اسماعیل دہلوی ''تقویت الایمان'' صفحہ ۶۹ پر لکھ چکا ہے کہ معاذ اللہ حضرت اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے تو آپ کے نزدیک معاذ اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی ہیں جیسا کہ اسماعیل دہلوی نے لکھا۔ یہ بھی آپ کا کفر خبیث ہے۔

آپ نے اعلیٰ حضرت پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے امام بننے کا الزام لگایا یہ آپ کا جھوٹ ہے، فریب ہے، کذب ہے، افترا ہے۔ میں آپ کو چیلنج دیتا ہوں کہ آپ یہ الفاظ ''الملفوظ'' میں دکھا دیں۔ دس ہزار کے مجمع عظیم میں آپ کو سفید جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آتی؟ آپ کو کیا خبر، ہم اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ہر صفت، ہر شان میں بے نظیر ہیں۔ نماز قائم ہو چکی ہو، امام نماز پڑھا رہا ہو، دنیا جہان کا کوئی شخص بھی اگر اس نماز میں شریک ہونا چاہے تو مقتدی بننے کے سوا کوئی چارہ نہیں، لیکن حضور مالک دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اگر اسی نماز میں شرکت فرمائیں تو حضور ہی امام ہوں گے۔ اور وہ امام سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقتدی بن جائے گا۔ وہ ایسی بلند و بالا سرکار ہے جہاں امام بھی پہنچ کر مقتدی ہو جاتے ہیں۔

مدارج النبوہ اور بخاری شریف میں یہ واقعہ موجود ہے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھا رہے ہیں۔ سرکار تشریف فرما ہوتے ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں پیچھے ہٹنا چاہتے ہیں سرکار انہیں منع فرماتے ہیں اور سرکار ان کی بائیں طرف ہو کر نماز شروع فرماتے ہیں۔ اب حدیث شریف کے الفاظ میں:

''کنا نقتدی بأبی بکر و أبوبکر کان یقتدی برسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔'' یعنی ہمارے امام ابوبکر صدیق تھے۔اوران کے امام جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔اب آپ کو معلوم ہوا ''الملفوظ'' کی عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نماز پڑھائی اور میں نے لوگوں کو نماز جنازہ پڑھائی۔اس پر حمد الٰہی بجالائے۔آپ کا اس کو کفر بتانا اس پر مبنی ہے کہ آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا جیسا بشر بتلاتے ہیں اور یہ بھی آپ کا کفر ہے۔

وصایا شریف کی عبارت پر آپ نے جاہلانہ اعتراض کیا۔میں آپ سے پوچھتا ہوں اسلام آپ کا دین ہے یا نہیں؟اگر کہیں ہاں تو آپ اپنے فتوی سے کافر ہوئے کہ آپ نے اسلام کو اپنا گڑھا ہوا دین بتلایا۔اور اگر کہیں کہ ہمارا دین اسلام نہیں تو ہمارے فتوے سے کافر ہوئے مولوی صاحب جب آپ مریں گے اور منکر نکیر قبر میں آئیں گے تو پوچھیں گے ''ما دینک'' تیرا دین کیا ہے؟ تو آپ کہہ دیجیے گا کہ میرا دین کوئی نہیں، کیوں کہ اسلام کو اپنا دین بتلانا تو کفر ہے، پھر نکیرین آپ کی خوب خبر لیں گے۔

براہین قاطعہ کی عبارت کا آپ نے یہ مطلب بتلایا کہ شیطان کے لیے شیطانی علوم کی زیادتی مانی ہے۔مگر اس عبارت میں شیطان کے ساتھ ملک الموت علیہ السلام کا بھی نام موجود ہے۔آپ کے نزدیک حضرت عزرائیل علیہ السلام کو علوم شیطانی ہیں یا رحمانی؟اگر شیطانی کہیں تو عزرائیل علیہ السلام کی توہین کرکے آپ کافر ہوئے اور اگر رحمانی کہیں تو رحمانی علوم میں حضرت عزرائیل علیہ السلام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھا کر آپ کافر ہوئے۔بہرحال آپ کافر ہوئے۔

ابوالوفا شاہ جہاں پوری

آپ لوگوں نے مولوی حشمت علی صاحب کی تقریر سن لی۔میری کسی بات کا مولوی صاحب نے جواب نہیں دیا۔میں پھر کہتا ہوں کہ جب تک ''حفظ الایمان'' کی عبارت میں ''جیسا'' کا لفظ نہ دکھلا دیں گے اس وقت تک آپ ہرگز توہین ثابت نہیں کر سکتے۔سنیے! مولوی احمد رضا خان صاحب ''حسام الحرمین'' میں لکھتے ہیں:

زمانہ میں میں گرچہ آخر ہوا　　وہ لاؤں جو اگلوں سے ممکن نہ تھا
خدا سے کچھ اس کا اچھا نہ جان　　اک شخص میں جمع ہو سب جہان

دیکھیے! اگلوں میں انبیا اولیا سب شامل ہوئے ہیں۔یہ بارگاہ رسالت میں کس قدر توہین ہے۔آپ نے جو وصایا شریف کی عبارت کا مطلب بتایا وہ صحیح نہیں ہے۔وہ یہ نہیں لکھتے کہ میرا دین مذہب اسلام ہے، بلکہ وہ لکھتے ہیں کہ میرا دین و مذہب جو میری کتاب سے ظاہر ہے ان کی کتابوں میں کیا ہے؟ وہ لکھتے ہیں کہ خدا چوری کرسکتا ہے۔شراب پی سکتا ہے۔وغیرہ وغیرہ۔اس کو اپنا دین ومذہب بتا رہے ہیں۔اور اسی کو قائم رہنے کو فرض کہہ رہے ہیں۔آپ سے ہو سکے تو ان توہینوں کا جواب دیجیے مگر آپ ہرگز جواب نہیں دے سکتے۔

دیوبندیوں کی بدتہذیبی کی حد ہوگئی

جس وقت دوران مناظرہ میں شیر بیشۂ اہل سنت علامہ ابوالفتح حافظ قاری محمد حشمت علی صاحب نے سورہ طٰہ کی تلاوت شروع کی اور ''فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ'' تک

پہونچے تو مولوی عطاء اللہ کی پارٹی سے ایک فرد رذیل ابن رذیل مجسم شیطان نے اپنے کمینہ پن کا اس طرح ثبوت دیا کہ اپنا جوتا پاؤں سے اتار کر اونچا کرتے ہوئے قاری صاحب کے سامنے کیا۔ یہ ہے گستاخ دیوبندیوں کی تہذیب اور ان کا قرآن کریم سے ایمان۔ اس بے ایمانی اور قرآن کریم کی توہین کرنے پر ہماری جماعت اہل سنت نے سخت ہیجان واضطراب، بے چینی وبے قراری ظاہر کی۔ جس کو حاجی الحرمین الشریفین قاضی حافظ مولوی فیض رسول صاحب واعظ صدر مجلس مناظرہ اہل سنت وجماعت نے نہایت بردباری وحسن انتظام سے کام لیتے ہوئے مسلمانوں کے بے حد اشتعال کو اپنی پر اثر تقریر سے فرو کیا۔ اس قیام امن کو دیکھ کر دانش منداصحاب، تعلیم یافتہ طبقہ اور موجودہ افسران نہایت خوش ہوئے۔

شیر بیشۂ اہل سنت

آپ نے کہا ہے کہ میرا دین ومذہب جو میری کتب سے ظاہر اس کا مطلب یہ ہے کہ میرا اگڑھا ہوا دین ومذہب۔ حالاں کہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ وہ دین ومذہب ہرگز نہ ماننا جو وہابیوں، دیوبندیوں کی کتب میں موجود ہے۔ جو قادیانیوں کی کتب میں موجود ہے۔ جو چکڑالویوں کی کتب میں ہے۔ بلکہ اسی دین ومذہب پر قائم رہنا جو میری کتب سے ظاہر ہے۔

افسوس! اپنے امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی کے عقائد خبیثہ کو اعلیٰ حضرت کی طرف منسوب کردیا۔ محمود حسن دیوبندی ''جہل المقل'' کے صفحہ ۴۳ر پر اسمٰعیل دہلوی کا قول نقل کرتا ہے: ''والا لازم آمد کہ قدرت انسانی ازید از قدرت ربانی باشد'' یعنی اگر خدا جھوٹ نہ بول سکے تو لازم آئے گا کہ انسان کی قدرت خدائے تعالیٰ کی قدرت سے زائد ہوجائے۔ کیوں کہ میں جھوٹ بول سکتا ہوں، خدا تعالیٰ نہ بول سکے تو اس کی قدرت گھٹ جائے گی۔ تو مطلب یہ ہوا کہ جس قدر انسان کام کرسکتا ہے وہ سب کام خداے تعالیٰ کرسکتا ہے۔ ورنہ قدرت انسانی قدرت ربانی سے زائد ہوجائے گی، تو انسان چوری، شراب خوری، زنا، اغلام وغیرہ کرسکتا ہے تو لازم آئے گا کہ دیوبندیوں کے نزدیک خدا بھی یہ سب کام کرسکتا ہے ورنہ اس کی قدرت انسانی قدرت سے کم ہوجائے گی۔ بے حیائی آپ پر ختم ہوچکی کہ اپنے امام کے عقائد خبیثہ کو اعلیٰ حضرت کی طرف منسوب کردیا۔

اعلیٰ حضرت کا جو شعر آپ نے پڑھا ہے اس میں استغراق پر دلالت کرنے

والا کوئی حرف نہیں۔ پھر اس قدر جھوٹ جو آپ کہہ رہے ہیں اس میں سب اولیا انبیا داخل ہیں۔ جب اس میں استغراق پر دلالت کرنے والا کوئی حرف نہیں تو یہ قضیہ مہملہ ہوا آپ ایسے مہمل ہیں کہ مہملہ کو کلیہ بنایا۔ میں پیش کرتا ہوں دیکھئے آپ کا امام اسمٰعیل دہلوی ''تقویت الایمان'' صفحہ ۱۶؍ پر لکھتا ہے: ''ہر مخلوق چھوٹا ہو یا بڑا وہ خدا کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے'' **اب بتایئے!** آپ کے نزدیک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق ہیں یا نہیں؟ اگر کہیں مخلوق نہیں تو آپ کافر اور اگر ہیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے مخلوق ہیں یا چھوٹے؟ اگر چھوٹے مخلوق کہیں تو آپ کافر اور اگر بڑا مخلوق مانیں تو آپ کا امام کہتا ہے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا تو وہ خدا تعالیٰ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ یعنی چمار کی بھی بارگاہ الٰہی میں کچھ عزت ہے۔ لیکن اللہ کے بڑے مخلوق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدا کے نزدیک اتنی بھی عزت نہیں جتنی چمار کی ہے۔ ہمارے نزدیک ایسا کہنے والا کافر ملعون ہے، مرتد ہے، جہنمی ہے، بے ایمان ہے۔ ۴۳۹

آپ نے دیکھا اس طرح سے کفر ثابت ہوتا ہے آپ کی آیتیں آپ کے گلے میں پڑیں یہ کرامت ہے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اور یہ معجزہ ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ باطل کا منہ کالا ہوا اور حق کا بول بالا ہوا۔

ایک شخص میں سارے جہان کا شامل ہونا کیسے سمجھے۔ یہ مسئلہ تو تصوف کا ہے۔ علامہ عبدالکریم جیلی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''الانسان الکامل'' میں فرماتے ہیں کہ جہان، عالم صغیر ہے۔ اور انسان، عالم کبیر۔ اور عالم صغیر میں جو کچھ ہے وہ عالم کبیر کے اندر موجود

ہے۔ آپ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنا جانیں۔ اللہ جلّ شانہٗ کو...... **نعوذباللّٰہ منہانعوذمابعد منہا**...... گالیاں دینی جانیں۔ آپ ان مسائل کو کیا سمجھ سکتے ہیں۔ اور سن لیجیے! مولوی محمود حسن دیوبندی اپنے پیر مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرثیہ میں لکھتا ہے ؎

زباں پر اہل اہوا کے ہے کیوں اعل ہبل شاید
اٹھا عالم سے کوئی بانیٔ اسلام کا ثانی

اس تحریر دیوبندی نے گنگوہی کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ثانی بنا دیا کیا یہ کفر نہیں ہے؟ ۴۴۰

ابوالوفا شاہ جہاں پوری

آپ لوگوں نے دیکھ لیا۔مولوی حشمت علی صاحب میری بات کا جواب نہیں دے سکتے۔اور مناظرہ رشیدیہ میں ہے کہ جو مناظر ایسی تقریر کرے جس کا جواب مخالف نہ دے سکے اس کی تقریر پر مناظرہ ختم ہو جانا چاہیے۔لہٰذا میں کہتا ہوں کہ میری تقریر پر مناظرہ ختم ہونا چاہیے۔''حفظ الایمان'' کی عبارت میں ''جیسا'' کا لفظ نہیں دکھلا سکے اگر دکھلا دیں تو میں ایک ہزار روپیہ انعام دیتا ہوں۔

مولوی عبدالسمیع رام پوری نے یہ لکھا تھا کہ چوں کہ شیطان و ملک الموت علیہ السلام کو ساری دنیا کا علم ہے۔اور حضور ان سے افضل ہیں تو حضور کو بھی ساری دنیا کا علم ہونا چاہیے۔اس پر مولانا گنگوہی صاحب فرماتے ہیں کہ حضور کی شان وراء الوراء ہے۔حضور کو ملک الموت اور شیطان پر قیاس کرنا بے ادبی اور توہین ہے۔شیطان کو جو شیطانی علوم حاصل ہیں وہ حضور کو نہیں۔

مرثیہ کے شعر کا مطلب یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اول درجہ میں ہیں اور مولانا گنگوہی صاحب دوسرے درجہ میں ہیں۔ثانی کا معنی دوسرا ہے قرآن شریف میں ہے:''ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْهُمَا فِي الْغَارِ''۔**دیکھیے!** اس میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ثانی بتلایا گیا۔کیا یہ بھی توہین ہے؟۔

شیر بیشۂ اہل سنت

اپنے نزدیک مولوی ابوالوفا صاحب نے مناظرہ ختم کر دیا۔میں بار بار جواب دے چکا ہوں،لیکن مولوی ابوالوفا ایسے جاہل ہیں کہ ان کی سمجھ میں آتا ہی نہیں۔افسوس ہے کہ مخاطب ایک جاہل محض ہے جس کو معمولی عبارت سمجھنے کی لیاقت نہیں۔میں نے مثالیں پیش کی تھیں۔اور پھر سنائے دیتا ہوں۔آپ لوگ تو گاندھی کے مذہب میں ہیں۔آپ کے نزدیک یارسول اللہ کہنا شرک ہے،مگر گاندھی کی جے کے نعرے لگانا جائز ہے۔بتائیے ایک شخص کہتا ہے:

> ''گاندھی آنکھوں والا ہے۔اس پر میں کہوں کہ گاندھی کو کل آنکھیں ملی ہیں یا بعض؟ اگر بعض آنکھیں ملی ہیں تو اس میں گاندھی کی آنکھوں کی کیا تخصیص ہے ایسی آنکھیں تو گدھے کی بھی ہیں،سور کی بھی ہیں۔''

مولوی عطاء اللہ بتلائیں بلکہ اپنے مناظر سے کہلوائیں کہ ان میں ان کے پیشوا گاندھی کی توہین ہوئی یا نہیں؟ اگر ہے تو افسوس پور بندر کاٹھیاواڑ کے رہنے والے ایک مشرک بت پرست لنگوٹی بند گاندھی کی آپ کے نزدیک توہین ہو جائے،مگر حضور مالک دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ کے نزدیک توہین نہ ہو؟ اسی منہ پر آپ کو اسلام کا دعویٰ ہے؟ آپ کے نزدیک گاندھی کی عزت معاذ اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت سے زیادہ ہے آپ لوگوں سے **بڑھ کر** کافر کون ہوگا۔

اور **سنیے!** میں کہتا ہوں کہ:''مولوی اشرف علی کی ذات پر مولویت کا حکم کیا جانا اگر بقول دیوبند یہ صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس

سے مراد کل علم ہے یا بعض؟ اگر بعض علم مراد ہے تو اس میں اشرفعلی تھانوی
کی کیا تخصیص ایسا علم تو گدھے، سور، کتے کو بھی حاصل ہے۔"

کہیے! اس میں اشرفعلی کی توہین ہوئی یا نہیں؟ اگر ہوئی تو کیوں؟ میں نے
"جیسا" کا لفظ نہیں بولا۔ اور آپ کہتے ہیں جب تک "جیسا" کا لفظ نہ ہو "ایسا" کے
لفظ میں توہین نہیں۔

اب آپ کی سمجھ میں تو آ گیا ہوگا؟ آپ نے مولانا عبدالسمیع صاحب مرحوم پر
بہتان باندھا ہے۔ اگر آپ یہ عبارت "انوار ساطعہ" میں دکھلا دیویں تو آپ کو دس ہزار ۴۴۳
روپیہ انعام دیتا ہوں۔ مولانا عبدالسمیع صاحب نے تو صرف یہ فرمایا ہے کہ جب شیطان
اور ملک الموت کو ہر جگہ موجود ماننا شرک نہیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہ اذن الٰہی
ہر جگہ موجود ماننا کیوں کر شرک ہو سکتا ہے؟ اس پر گنگوہی کو غصہ آیا اور اس نے کہہ دیا کہ
شیطان اور ملک الموت کی یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ حضرت فخر عالم صلی اللہ علیہ
وسلم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے؟ یعنی شیطان اور ملک الموت کا علم زیادہ ہے۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا زیادہ ہونا کسی دلیل سے ثابت نہیں۔

اگر "براہین قاطعہ" کی عبارت میں آپ شیطانی علوم کا لفظ دکھلا دیں تو ابھی
آپ کو ایک ہزار روپیہ انعام پیش کرتا ہوں۔ میں نے کہا تھا کہ کیا آپ حضرت ملک
الموت علیہ السلام کے علوم کو بھی شیطانی مانتے ہیں۔ اس کا جواب آپ نے کچھ نہ دیا اور
نہ آپ دے سکتے ہیں۔

ثانی کے معنی اردو محاورہ میں مقام تعریف میں مثل اور مانند کے ہوتے ہیں،

مگر آپ نے اس کو عربی محاورہ پر قیاس کیا تو بتایئے ابلیس آپ سے اول ہے، تو کیا ہم
آپ کو ابلیس ثانی کہہ سکتے ہیں؟ اور سنیے! اسی مرثیہ میں دیوبندی لکھتا ہے۔

جہاں تھا آپ کا ثانی وہیں جا پہونچے خود حضرت
کہیں کس منہ سے پھر کیوں کر مولانا تھے لا ثانی

یعنی جہاں گنگوہی کا ثانی نعوذ باللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود
تھے، وہیں گنگوہی پہنچ گئے، اس شعر میں اس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گنگوہی کا
ثانی بتلا دیا یہ پہلے سے بھی زیادہ ڈبل کفر ہوگا۔ کیا یہاں بھی ثانی کے معنی دوسرا ۴۴۴
ہیں؟ اور سنیے! لکھتا ہے۔

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبید اسود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

کہتا ہے کہ گنگوہی کے گورے گورے خوبصورت غلاموں کا تو پوچھنا ہی کیا،
جو اس کے کالے کلوٹے بندے ہیں وہ حسن و جمال میں یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
مثل ہیں۔ **کہیے!** اس میں حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے ادبی ہوئی یا نہیں؟
اور سنیے! اسی مرثیہ میں لکھتا ہے۔

مردوں کو زندہ کیا زندوں مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

کہتا ہے اے حضرت عیسیٰ آپ کی مسیحائی کیا تھی؟ آپ تو صرف مردوں کو
زندہ کرتے تھے۔ ذرا ہمارے گنگوہی کی مسیحائی کو دیکھئے! کہ مردوں کو زندہ کیا اور

زندوں کو مرنے نہ دیا۔ (اور خود مر کر مٹی میں مل گئے) کہیے! یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شان میں گالی ہوئی یا نہیں؟۔

اس تقریر پر دیوبندیوں کے حواس باختہ ہوگئے۔سارے مجمع نے مولوی ابوالوفا کی بے کسی و عاجزی، خاموشی اپنی آنکھوں سے دیکھی۔اور اہل سنت کے فتح مبین اور وہابیت، دیوبندیت کی شکست کا بآواز بلند اعلان کر دیا۔صدر اہل سنت نے اعلان فرمایا کہ تین بج چکے ہیں نماز ظہر اور کھانا کھانے کے لیے مناظرہ ملتوی کیا جاتا ہے۔کل صبح آٹھ بجے اسی مقام پر مناظرہ ہوگا،لیکن مولوی عطاء اللہ بخاری نے دو تار پیش کیے کہ میری بیوی بیمار ہے۔ مجھے جانا ضروری ہے۔میں آج رات کو ضرور چلا جاؤں گا،لہٰذا انھیں تقریروں پر مناظرہ کو ختم کرنا چاہیے۔لوگ حیران تھے بخاری صاحب کو کیا ہوگیا یہ وہی شخص ہے جو ابتدائے مناظرہ میں کہہ رہا تھا کہ اگر چہ میری بیوی بیمار ہے لیکن میں مذہب کے اوپر بیوی بچوں اور سارے گھر بار کو قربان کرتا ہوں۔ اور اب وہی عطاء اللہ صاحب ہیں جو اپنی بیوی پر مذہبی مناظرہ کو قربان کر رہے ہیں۔

بہر حال مولویان وہابیہ، اس پارٹی کو لیے ہوئے میدان مناظرہ سے بھاگ نکلے۔اس کے بعد اہل سنت و جماعت کی فتح عظیم اور دیوبندیوں کی شکست فاش کا اعلان کیا گیا۔اہل سنت نے اپنے مناظرین حضرت مولانا ابوالاسد مولوی عبدالحفیظ صاحب بریلوی اور شیر بیشۂ اہل سنت مولانا ابوالفتح حافظ وقاری حشمت علی صاحب لکھنوی کو مبارک باد پیش کی۔

حضرات علمائے اہل سنت نے میدان مناظرہ میں نماز ظہر جماعت کے

ساتھ ادا کی۔وہاں سے شان دار جلوس دربار عالیہ قادریہ پاک دروازہ میں حضرت مخدوم العالم قبلہ جہانان پیر سید حاجی الحرمین جناب محمد صدرالدین شاہ صاحب علیہ الرحمہ کی خدمت اقدس میں پہنچا، یہ حضرات وہاں پہنچ کر قدم بوسی سے مشرف ہوئے۔ حضرت قبلہ، روداد مناظرہ سن کر بہت محظوظ ہوئے۔اور اپنے مبارک دعاؤں سے مناظر اہل سنت کو مشرف فرمایا۔اور تمغہ فتح ونصرت ہر دو مناظروں کو عطا فرمایا۔

والحمدللہ رب العالمین۔اور فتح مناظرہ کے اشتہارات طبع کرا کر شہر اور بیرون جات میں تقسیم اور چسپاں کرائیے گئے۔

مجاہدۂ شیر بیشۂ اہل سنت (المجلد الثالث)

ترتیب وتخریج

حضرت مولانا ابوالفضل محمد شایان رضا حشمتی مدظلہ النورانی

حضور سیدنا مظہر اعلیٰ حضرت امام المناظرین شہید ملت

اسلامیہ شیر بیشۂ اہل سنت کے دیگر عظیم پندرہ مناظروں کا عظیم انسا

ئیکلوپیڈیا بہت جلد منصۂ شہود پر جلوہ گر ہونے والا ہے۔